السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرے بھائی فوت ہوگئے ہیں، پس ماندگان میں چھ بیٹیاں اور میں ایک بھائی ہوں، اس کا صرف ایک مکان ہے، اس کی تقسیم کتاب وسنت کی روشنی میں کیسے ہوگی؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرضہ کی ادائیگی اور شرعی حدود میں رہتے ہوئے وصیت کے نفاذ سے مرحوم کی بیٹیاں دوتہائی کی حقدار ہیں۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''[اگراولاد میں صرف لڑکیاں ہی ہوں اور وہ دو سے زائد ہوں تو ان کا ترکہ سے دو تہائی حصہ ہے۔'' [۴/النساء:۱۱]

بیٹیوں کو ان کا مقررہ حصہ دینے کے بعد جو باقی بچے وہ مرحوم کا بھائی عصبہ ہونے کی حیثیت سے لے گا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

''[حق داروں کو مقررہ حصص دینے کے بعد جو باقی بچے وہ میت کے قریبی رشتہ دار کے لیے ہے۔'' [صحیح بخاری، الفرائض:۶۷۳۵]

سہولت کے پیش نظر مکان کی مالیت کو تین حصوں میں تقسیم کرلیا جائے، ان میں سے دو حصے چھ بیٹیوں کو اور ایک حصہ بھائی کو دے دیا جائے۔صورت مسئولہ اس طرح ہوگی:

میت: 18/3 چھ بیٹیاں 12/2 ایک بھائی 6/1۔

نوٹ: اگر حصہ داروں کے لئے حصص پوری طرح تقسیم نہ ہوں تو حصوں کی تعداد کو بڑھا دیا جاتا ہے، جیسا کہ مذکورہ مسئلہ میں تین حصوں کو بڑھا کر اٹھارہ کرلیا گیا ہے ان میں سے دو، دو حصے فی بیٹی اور چھ حصے اس کے بھائی کو دیئے جائیں [واللہ اعلم]۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:275